

## ختم نبوت اور خاتم النبیین کا قرآنی مفہوم

### اور قادیانی تحریفات و تلبیسات

#### خاتم النبیین کا مفہوم مفسرین امت سے

آئیے اب ہم چند مشہور تفاسیر سے سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر 40 (آیت خاتم النبیین) کا مفہوم بیان کرتے ہیں۔

(1) امام محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ (224ھ-310ھ) اپنی تفسیر جامع البیان عن تأویل آی القرآن - المعروف بتفسیر طبری میں لکھتے ہیں ﴿ولکنہ رسول اللہ وخاتم النبیین الذی ختم النبوة قطع علیہا فلا تفتح لاحد بعدہ الی یوم القیامۃ﴾ خاتم النبیین کا مطلب ہے کہ آپ ﷺ نے نبوت کا خاتمہ کر دیا اور اسے سر بہر کر دیا پس اب آپ کے بعد قیامت تک کسی کے لئے نہیں کھولی جائے گی (تفسیر طبری، جلد 19 صفحہ 121) پھر آگے مشہور تابعی حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں ﴿عن قتادۃ..... وخاتم النبیین ائ اخرہم﴾ حضرت قتادہ نے فرمایا کہ خاتم النبیین کا مطلب ہے آخری نبی (تفسیر طبری، جلد 19 صفحہ 122، طبع دار ہجر، قاہرہ) اور اسی صفحہ پر آگے مزید وضاحت کرتے ہیں ﴿وخاتم النبیین بفتح التاء بمعنی انہ آخر النبیین﴾ اور تاء پر زبر کے ساتھ خاتم النبیین کا معنی ہے آخری نبی۔

یہاں یہ بات بیان کرنا ضروری ہے کہ ابن جریر طبری کو مرزا غلام احمد قادیانی نے ﴿رئیس المفسرین﴾ اور ﴿نہایت معتبر اور ائمہ حدیث میں سے﴾ لکھا ہے۔ (دیکھیں آئینہ کمالات اسلام، رخ 5 صفحہ 168 اور چشمہ معرفت، رخ 23 صفحہ 261 حاشیہ)۔

(2) حافظ ابوالفداء اسماعیل بن بن عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (700ھ-774ھ) اپنی تفسیر میں اس آیت کے ذیل میں لکھتے ہیں ﴿فہذہ الآیۃ نص فی انہ لا نبی بعدہ واذا کان لا نبی بعدہ فلا رسول بعدہ بطریق الاولی والاخری لان مقام الرسالۃ اخص من مقام النبوة فان کل رسول نبی ولا ینعکس وبذلک وردت الاخبار المتواترة عن رسول اللہ ﷺ من حدیث جماعۃ من الصحابة﴾ یہ آیت اس بات پر نص ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں بنے گا اور جب کوئی نبی نہیں بن سکتا تو رسول تو کسی صورت نہیں ہو سکتا کیونکہ مقام رسالت تو مقام نبوت سے خاص ہے پس ہر رسول تو نبی ہے لیکن ہر نبی رسول نہیں، اور اسی بارے میں اللہ کے رسول ﷺ سے متواتر احادیث وارد ہوئی ہیں جو صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کی ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر، جلد 6 صفحہ 428 طبع دار طیبۃ، الریاض) اسکے بعد حافظ ابن کثیر نے بہت سی احادیث ذکر کی ہیں جنکے اندر ختم

## ماہنامہ ”نقیب ختم نبوت“ ملتان

## مطالعہ قادیانیت

نبوت کا مضمون بیان ہوا ہے (جن میں سے چند اہم احادیث ہم آگے ذکر کریں گے) اور پھر حافظ ابن کثیر نے وہ دو ٹوک فیصلہ لکھا ہے جو سونے کے پانی سے لکھنے کے قابل ہے، لکھتے ہیں ﴿وقد اخبر تعالى في كتابه ورسوله في السنة المتواترة عنه انه لا نبي بعده ليعلموا ان كل من ادعى هذا المقام بعده فهو كاذب افاك دجال ضالّ مضل ولو تخرق وشعبذ واتى بانواع السحر والطلاسم والنيرجيات فكلها محال وضلال عند اولى الالباب .....﴾ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب اور رسول اللہ ﷺ نے متواتر احادیث میں صاف طور پر بتلادیا کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں تاکہ لوگوں پر عیاں ہو جائے کہ آپ ﷺ کے بعد نبوت و رسالت کا دعویٰ کرنے والا شخص جھوٹا، افتراء پرداز، دجال، دھوکے باز، گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہے اگرچہ وہ شعبہ بازی، جادو اور طلسمات کے ذریعے بڑے بڑے حیران کن کرتب اور کمالات اور نیرنگیاں دکھائے لیکن اصحاب عقول جانتے ہیں کہ یہ سب کچھ دجل، فریب اور گمراہی ہے۔ (تفسیر ابن کثیر، جلد 6 صفحہ 430، 431)۔

(3) امام ابو محمد الحسین بن مسعود البغوی الشافعی (متوفی 516ھ) لکھتے ہیں ﴿ولكن رسول الله وخاتم النبيين، ختم الله به النبوة، وقرأ ابن عام وعاصم خاتم بفتح التاء على الاسم أي آخرهم، وقرأ الآخرون بكسر التاء على الفاعل لأنه ختم به النبيين فهو خاتمهم﴾ خاتم النبيين کا مطلب ہے کہ اللہ نے انکے ساتھ نبوت ختم کر دی، ابن عامر اور (قاری) عاصم نے اسے خاتم یعنی تاء پر زبر کے ساتھ پڑھا ہے اس صورت میں یہ اسم ہوگا اور اس کا معنی ہوگا آخری نبی، اور دوسرے قراء نے خاتم یعنی تاء کے نیچے زیر کے ساتھ پڑھا ہے اس صورت میں یہ اسم فاعل ہوگا کہ آپ نے انبیاء کا خاتمہ کر دیا اس طرح آپ انکے ختم کرنے والے ہوئے۔ (معالم التنزيل المعروف بتفسير بغوي، زیر آیت 40 سورة الاحزاب، صفحہ 1044 طبع دار ابن حزم بیروت)۔

(4) امام ناصر الدین عبد اللہ بن عمر البیضاوی (متوفی 685ھ) لکھتے ہیں ﴿وخاتم النبيين . و آخرهم الذي ختمهم أو ختموا به على قراءة عاصم بالفتح﴾ خاتم النبيين یعنی آخری نبی جنہوں نے آخر انبیاء کے سلسلہ کا خاتمہ کر دیا، یا اگر (قاری) عاصم کی قراءت پر خاتم (تاء پر زبر کے ساتھ) پڑھیں تو بھی اس کا معنی ہوگا کہ سلسلہ انبیاء کو آپ ﷺ کے ساتھ سر بہر کر دیا گیا۔ (انوار التنزيل وأسرار التأويل، المعروف بتفسير بيضاوي، جلد 4 صفحہ 233 طبع دار احیاء التراث العربی، بیروت)۔

(5) امام ابو البرکات عبد اللہ بن احمد النسفی (متوفی 701ھ) رقم طراز ہیں ﴿وخاتم النبيين بفتح التاء، عاصم، بمعنى الطابع أي آخرهم، يعني لا يَنْبَأُ احد بعده وعيسى ممن نُبأ قبله وحين ينزل ينزل عاملاً على شريعة محمد ﷺ كأنه بعض امته، وغيره بكسر التاء بمعنى الطابع وفاعل الختم﴾ خاتم النبيين، تاء کے زبر کے ساتھ جیسا کہ (قاری) عاصم کی قراءت ہے یہ طابع کے معنی میں ہے یعنی آخری

## ماہنامہ ”نقیب ختم نبوت“ ملتان

## مطالعہ قادیانیت

نبی، اسکا مطلب ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کسی کو نبوت نہ دی جائے گی، اور عیسیٰ علیہ السلام کو تو پہلے ہی نبوت مل چکی ہے اور جب وہ نازل ہوں گے تو حضرت محمد ﷺ کی شریعت پر عمل پیرا ہوں گے گویا کہ آپ امت محمدیہ کے ایک فرد ہوں گے، اور قاری عاصم کے علاوہ باقی قراء نے اسے (خاتم) تاء کے نیچے زیر کے ساتھ پڑھا ہے جو کہ ختم کا فاعل ہے (یعنی ختم کرنے والا) ﴿مدارک التنزیل وحقائق التأویل، المعروف بتفسیر نسفی، جلد 4 صفحہ 932 طبع مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز، السعودیہ﴾۔

(6) امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی 911ھ) لکھتے ہیں ﴿وأخرج عبد الرزاق وعبد بن حمید وابن المنذر وابن ابی حاتم عن قتادة رضي الله عنه في قوله ولكن رسول الله وخاتم النبيين أي آخر نبي، وأخرج عبد بن حميد عن الحسن في قوله وخاتم النبيين قال : ختم الله النبيين بمحمد ﷺ عليه وسلم وكان آخر من بُعث﴾ حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا خاتم النبيين کا مطلب ہے آخری نبی، اسی طرح حضرت حسن سے روایت ہے کہ آپ نے خاتم النبيين کی تفسیر میں فرمایا: اللہ نے محمد ﷺ کے ساتھ انبیاء کا خاتمہ فرمادیا اور آپ ﷺ سب سے آخر میں مبعوث کیے گئے۔ (تفسیر الدر المنثور، جلد 12 صفحہ 62 طبع مرکز بھجوث والدراسات العربیہ والاسلامیہ، القاہرہ)۔

(7) امام ابو حیان محمد بن یوسف اثیر الدین الاندلسی (متوفی 745ھ) لکھتے ہیں ﴿وقرأ الجمهور خاتم بكسر التاء بمعنى أنه ختمهم أي جاء آخرهم﴾ خاتم النبيين میں جمہور نے خاتم یعنی تاء کے نیچے زیر کے ساتھ پڑھا ہے جس کا معنی ہے کہ آپ ﷺ نے انبیاء کا خاتمہ کر دیا اور آپ سب سے آخر میں تشریف لائے..... آگے لکھا ﴿وروي عنه عليه السلام الفاذ تقتضي نصاً أنه لا نبي بعده والمعنى أنه لا يتنبأ أحد بعده ولا يرد نزول عيسى عليه السلام آخر الزمان لأنه ممن نبأ قبله﴾ اور نبی کریم ﷺ سے ایسے الفاظ مروی ہیں جو اس بات پر نص ہیں کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں جس کا مطلب ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کسی کو بھی نبوت نہ دی جائے گی، یہاں آخری زمانے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے سے اعتراض نہیں ہو سکتا کیونکہ آپ کو تو پہلے سے نبوت مل چکی ہے۔ (تفسیر البحر المحیط، جلد 7 صفحہ 228، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت)، آگے لکھا ﴿وقرأ الحسن والشعبي وزيد بن علي والأعرج بخلاف وعاصم بفتح التاء بمعنى أنهم ختموا به فهو كالخاتم والطابع لهم﴾ اور حسن، شعبی، زید بن علی، اعرج اور عاصم نے خاتم تاء پر زیر کے ساتھ پڑھا ہے اس کا یہ معنی ہوگا کہ انبیاء کا آپ ﷺ پر خاتمہ کر دیا گیا پس آپ ﷺ ان کے لئے مہر کی مانند ہیں۔ (حوالہ سابقہ)، آگے امام ابو حیان نے بڑی اہم بات بھی لکھی ہے ﴿ومن ذهب الى أن النبوة مكتسبة لا تنقطع أو الى أن الولي افضل من النبي فهو زنديق يجب قتله فقد ادعى النبوة ناس فقتلهم المسلمون على ذلك﴾ جو یہ کہتا ہے کہ نبوت اپنی محنت سے مل سکتی ہے اور بند نہیں ہوئی (بلکہ جاری ہے) یا یہ کہتا ہے کہ ولی نبی سے افضل ہوتا ہے تو ایسا آدمی زندیق ہے

## ماہنامہ ”نقیب ختم نبوت“ ملتان

## مطالعہ قادیانیت

اسے قتل کرنا واجب ہے، بہت سے لوگوں نے پہلے بھی نبوت کے دعوے کیے تو مسلمانوں نے اسکی وجہ سے انہیں قتل کر دیا۔  
(البحر المحيط، جلد 7 صفحہ 229)۔

(8) امام محمد بن محمد ابو السعود العمادی رحمہ اللہ (متوفی 982ھ) لکھتے ہیں ﴿وخاتم النبیین اى كان آخرهم الذى خُتموا به ..... ولا يقدح فيه نزول عيسى بعده عليهما السلام لأن معنى كونه خاتم النبیین أنه لا يُنبأ بعده أحد وعيسى ممن نُبأ قبله﴾ خاتم النبیین کا مطلب ہے آخری نبی جن پر انبیاء کا خاتمہ کر دیا گیا (تھوڑا آگے لکھا) یہاں آپ ﷺ کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے اعتراض نہیں ہو سکتا کیونکہ کیونکہ خاتم النبیین کا معنی ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کسی کو نبوت ندی جائے گی اور عیسیٰ علیہ السلام تو ان نبیوں میں سے ہیں جنہیں پہلے ہی نبوت دی جا چکی ہے۔ (ارشاد العقل السليم الى مزايا الكتاب الكريم المعروف بتفسير ابی السعود، جلد 4 صفحہ 421، طبع مکتبۃ الریاض الحدیث، الریاض، السعودیہ)۔

(9) امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد القرطبی (متوفی 671ھ) لکھتے ہیں ﴿وخاتم : قرأ عاصم وحده بفتح التاء بمعنى أنهم خُتموا به فهو كالخاتم والطابع لهم ، وقرأ الجمهور بكسر التاء بمعنى أنه ختمهم اى جاء آخرهم﴾ لفظ خاتم کو صرف قاری امام عاصم نے تاء پر زبر کے ساتھ پڑھا ہے جس کا معنی ہے کہ انبیاء کا آپ ﷺ کے ساتھ خاتمہ کر دیا گیا اور وہ ان پر بمنزلہ مہر کے ہیں (جنکے ساتھ انبیاء کے سلسلے کو سہرہ کر دیا گیا) ، اور جمهور نے اسے خاتم تاء کے نیچے زیر کے ساتھ پڑھا ہے جس کا معنی ہوگا کہ آپ ﷺ نے انبیاء کا خاتمہ کر دیا یعنی آپ ان سب کے آخر میں تشریف لائے۔ (الجامع لاحکام القرآن المعروف بتفسير قرطبي، جلد 17 صفحہ 165 طبع مؤسسة الرسالة)، آگے لکھا ﴿قال ابن عطية : هذه اللفاظ عند جماعة علماء الامة خلفاً وسلفاً متلقة على العموم التام مقتضية نصاً أنه لا نبى بعده ﷺ﴾ ابن عطیہ نے فرمایا کہ امت کے پہلے گذرے اور بعد میں آنے والے علماء کے نزدیک یہ الفاظ عموم تام پر لئے گئے ہیں جو اس بات پر نص ہیں کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا (تفسير قرطبي، جلد 17، صفحہ 166)۔

(10) علامہ سید محمود شکاری آلوسی بغدادی (متوفی 1270ھ) لکھتے ہیں ﴿فمعنى خاتم النبیین الذى خُتم النبیین به ومآله آخر النبیین﴾ خاتم النبیین کا معنی ہے وہ ذات جنکے ساتھ انبیاء پر مہر لگادی گئی جس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ آخری نبی ہیں (روح المعانی تفسير القرآن العظيم والسبع المثاني، جلد 22، صفحہ 34 طبع دار احیاء التراث العربی، بیروت)، آگے لکھا ﴿وقرأ الجمهور وخاتم بكسر التاء على أنه اسم فاعل اى الذى ختم النبیین والمراد به آخرهم ايضاً﴾ اور جمهور (قراء) نے خاتم تاء کے نیچے زیر کے ساتھ پڑھا ہے اس صورت میں یہ (ختم) کا اسم فاعل ہوگا اور اس کا معنی ہوگا وہ ذات جس نے انبیاء کا خاتمہ کر دیا اور مراد اس سے بھی یہ ہے کہ آپ آخری نبی ہیں۔ (روح المعانی، جلد 22 صفحہ 34)۔

## ختم نبوت کا مفہوم احادیث نبویہ کی روشنی میں

آئیے اب دیکھتے ہیں خود خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ نے ختم نبوت کا کیا مفہوم بیان فرمایا، اس بارے میں اگر تمام احادیث کو جمع کیا جائے تو انکی تعداد 200 سے زیادہ ہے، ہم یہاں اختصار کو مد نظر رکھتے ہوئے صرف چند ایسی احادیث مہارکہ نقل کرتے ہیں جو ختم نبوت کے مفہوم کو بیان کرنے میں ایسی صریح اور واضح ہیں کہ انکے اندر کسی تاویل کی گنجائش نہیں اور جنکی صحت پر بھی کوئی انکی نہیں اٹھا سکتا۔

حدیث نمبر 1: ﴿عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ یحدث عن النبی ﷺ قال : کانت بنو اسرائیل تسوسہم الانبیاء ، کلما ہلک نبی خلفہ نبی ، وإنہ لا نبی بعدی وسیکون خلفاء فیکثرون ..... الی آخر الحدیث﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث بیان فرماتے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل کی سیاست (یعنی انکے امور کی دیکھ بھال) انکے انبیاء کیا کرتے تھے، جب کوئی نبی فوت ہوتا تو دوسرا نبی اسکا خلیفہ (جانشین) ہوتا، مگر (سن لو) میرے بعد کوئی نبی نہیں البتہ خلیفہ ضرور ہوں گے اور بکثرت ہوں گے۔

(صحیح البخاری: حدیث نمبر 3455، صحیح مسلم: حدیث نمبر 1842، مسند احمد: حدیث نمبر 7960، السنۃ لابن ابی عاصم: حدیث نمبر 1078، صحیح ابن حبان: حدیث نمبر 4555، السنن الکبریٰ للبیہقی: حدیث نمبر 16548) اور مصنف ابن ابی شیبہ میں یہ الفاظ ہیں ﴿وإنہ لیس کائناتاً فیکم نبی بعدی﴾ بے شک تمہارے اندر میرے اندر کوئی نبی نہیں بننے والا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: حدیث نمبر 37260) اور سنن ابن ماجہ میں یہ الفاظ ہیں ﴿وإنہ لیس کائن نبی بعدی فیکم﴾ اور بے شک میرے بعد تمہارے اندر کوئی نبی نہیں بننے والا۔ (سنن ابن ماجہ: حدیث نمبر 2871)۔

اس حدیث کی تشریح میں حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں ﴿قولہ تسوسہم الانبیاء ای انہم کانوا اذا ظہر فیہم فساد بعث اللہ لہم نبیاً یقیم لہم امرہم ویزیل ما غیروا من احکام التوراة﴾ جب بنی اسرائیل میں کوئی فساد ظاہر ہوتا تو اللہ تعالیٰ انکی اصلاح کے لئے کوئی نہ کوئی نبی بھیج دیتے تھے جو انکے معاملے کو درست کرے اور اور ان تحریفات کو دور کرے جو انہوں نے تورات میں کی ہوتی تھیں۔ (فتح الباری بشرح صحیح البخاری: جلد 6 صفحہ 497، المکتبۃ السلفیہ) یہ حدیث اس بات پر نص صریح ہے کہ امت محمد ﷺ میں اب کسی قسم کا کوئی نبی نہیں بنے گا، کیونکہ مثال دی گئی ہے بنی اسرائیل کی جو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت تھی، اور فرمایا گیا کہ ان کے اندر انبیاء کا سلسلہ جاری تھا، لیکن میری امت میں ایسا نہ ہوگا کیونکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور نبی نہ ہونے کی وضاحت مصنف ابن ابی شیبہ اور سنن ابن ماجہ کی روایت میں موجود الفاظ نے کر دی کہ ﴿لیس کائناتاً فیکم نبی بعدی﴾ میرے بعد کوئی نبی نہیں بنے والا۔ اور اسی حدیث سے ﴿امتی نبی اور غیر تشریحی نبی﴾ والے قادیانی دھوکے کی بھی جڑ گئی، کیونکہ ظاہر ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل میں آنے والے انبیاء حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے تابع

## ماہنامہ ”نقیب ختم نبوت“ ملتان

## مطالعہ قادیا نیت

تھے اور انکی اکثریت کی اپنی کوئی نئی شریعت نہ تھی، تو اسی قسم کی نبوت کی نفی امت محمدیہ سے بھی کر دی گئی اور لا نبی بعدی سے آنحضرت ﷺ کی مراد یہی تھی کہ اب میرے بعد کوئی ایسا نبی بھی نہیں بنے گا جو پہلے نبی کی شریعت کے تابع ہو اور اسے نئی شریعت نہ دیجائے (جسے مرزا قادیانی امتی نبی کہتا ہے)، یہ امر بھی ملحوظ رہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس حدیث شریف میں صرف انقطاع نبوت کو ہی بیان نہیں فرمایا بلکہ اس چیز کو بھی بیان فرمادیا جو بنی اسرائیل کی اس غیر تشریحی نبوت کے قائم مقام ہوگی یعنی خلافت۔

**ایک مرزائی مغالطہ:** اس حدیث میں ہے کہ بنی اسرائیل کے نبی سیاست کرتے تھے مگر میرے بعد خلفاء ہوں گے، اسکا مطلب ہے کہ میری امت میں خلافت اور نبوت جمع نہ ہوگی، جو نبی ہوگا وہ خلیفہ نہ ہوگا اور جو خلیفہ ہوگا وہ نبی نہ ہوگا۔  
**جواب:** یہ یہودیانہ تحریف مرزائی مذہب کا خاصہ ہے، حدیث کا مفہوم واضح ہے بنی اسرائیل کی سیاست انکے انبیاء کرتے تھے جب ایک نبی فوت ہو جاتا تو دوسرا اسکی جگہ لیتا، اب یہاں خیال پیدا ہوتا تھا کہ پھر آنحضرت ﷺ کے بعد بھی ایسے لوگ ہوں گے جو آنحضرت ﷺ کے جانشین ہو کر نبی کہلائیں گے، تو اس خیال کو آپ ﷺ نے یوں حل فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں پیدا ہوگا، میرے بعد میرے جانشین صرف خلفاء ہوں گے نبی نہ ہونگے، یعنی نبوت بند لیکن انتظام ملکی کے لئے خلافت جاری۔

**حدیث نمبر 2:** ﴿عن جابر عن النبی ﷺ قال: مثلی ومثل الانبیاء کمثل رجل بنی داراً فأتمہا وأکملہا الا موضع لبنة فجعل الناس یدخلونہا ویتعجبون منها ویقولون لولا موضع اللبنة؟ قال رسول اللہ ﷺ فأنا موضع اللبنة جئت فختمت الانبیاء﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میری اور دوسرے تمام انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک گھر بنایا اور اسکی ہر چیز مکمل کی مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، پس لوگ اس گھر میں داخل ہوتے ہیں اور اسکی عمدگی پر اظہار حیرت کرتے ہیں مگر کہتے ہیں کہ یہ اینٹ کی جگہ پر کیوں نہ کر دی گئی؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ اینٹ کی جگہ میں ہوں، میں آیا تو میں نے انبیاء کا خاتمہ کر دیا۔ (صحیح مسلم، کتاب الفضائل، حدیث نمبر 2287 طبع دار الحدیث، القاہرہ)۔

ایک روایت میں اس حدیث کے آخری الفاظ ہیں ﴿فانا اللبنة وانا خاتم النبیین﴾ میں وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔ (صحیح بخاری: حدیث نمبر 3535، صحیح مسلم: حدیث نمبر 2286)، اور ایک روایت میں الفاظ یوں ہیں ﴿فانا موضع اللبنة ختم بی الانبیاء﴾ اس اینٹ کی جگہ میں فٹ ہو گیا ہوں اور مجھ پر انبیاء کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ (مسند ابی داؤد الطیالسی، حدیث نمبر 1894)۔

اس روایت میں ختم النبیین اور ختم بی الانبیاء کے الفاظ کا سوائے اسکے کوئی معنی نہیں ہو سکتا کہ آپ ﷺ کی تشریف آوری کے ساتھ ہی انبیاء کا خاتمہ ہو گیا اور قصر نبوت مکمل ہو گیا اب کوئی نیا نبی قیامت تک پیدا نہیں ہو سکتا۔ اب مزید کسی نئی اینٹ کی ضرورت ہی نہیں۔

## ماہنامہ ”نقیب ختم نبوت“ ملتان

## مطالعہ قادیانیت

حدیث نمبر 3: ﴿عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ ﷺ قال فُضِّلْتُ عَلَى الانبیاء بِسَبْتٍ : أُعْطِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرَّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا وَارْسُلْتُ إِلَى الْخَلْقِ کَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِیُّونَ﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: مجھے چھ چیزوں میں دوسرے انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے (1) مجھے جامع کلمات عطا کیے گئے ہیں (2) رعب و دبدبہ کے ساتھ میری نصرت کی گئی ہے (3) مال غنیمت میرے لئے (بشمول امت) حلال کیا گیا ہے (4) میرے لئے (بشمول امت) ساری کی ساری زمین مسجد اور پاکیزگی حاصل کرنے کا ذریعہ بنا دی گئی ہے (5) میں پوری دنیا کے لئے رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں (6) مجھ پر نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔ (صحیح مسلم: حدیث نمبر 523، کتاب المساجد ومواضع الصلاة)۔ اس حدیث میں آپ ﷺ نے اسے اپنی فضیلت بتایا ہے کہ آپ پر انبیاء کا خاتمہ کر دیا گیا۔

حدیث نمبر 4: ﴿عن ابی الطفیل قال : قال رسول اللہ ﷺ لا نبوة بعدی الا المبشرات ، قال : قیل وما المبشرات یا رسول اللہ ؟ قال الرؤیا الحسنة أو قال الرؤیا الصالحة﴾ حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: میرے بعد کوئی نبوت نہیں صرف مبشرات ہیں، سوال ہوا کہ اے اللہ کے رسول یہ مبشرات کیا ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: اچھے خواب یا فرمایا نیک خواب۔ (مسند احمد بن حنبل: حدیث نمبر 23795، طبع مؤسستہ الرسالۃ)۔

اس حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ نے واضح الفاظ میں ﴿لا نبوة بعدی﴾ فرما کر اپنے بعد ہر قسم کی نبوت کی نفی فرمادی، نیز یاد رہے کہ مبشرات یا اچھے خواب کو دوسری احادیث میں نبوت کے اجزاء میں سے ایک جزویا حصہ فرمایا گیا ہے اسکا یہ مطلب نہیں کہ جسے بھی کوئی اچھا خواب آئے تو وہ نبی بن جاتا ہے، اور نہ مبشرات کو ہم نبوت کہہ سکتے ہیں، نبوت وہی ہوگی جسکے اندر نبوت کے تمام اجزاء جمع ہوں۔ اسکی مثال عام زبان میں ایسے سمجھیں کہ گاڑی کا پھیر یا ٹائر گاڑی کے اجزاء میں سے ایک جزو اور حصہ ہے لیکن کوئی صرف ایک پھیر اٹھا کر لے آئے اور کہے کہ یہ کار ہے تو اسے لوگ پاگل کہیں گے کیونکہ کار یا گاڑی تب تک نہ بنے گی جب تک اسکا ڈھانچہ، انجن، دروازے، سیئرنگ، بریک، سارے ٹائر اور تمام دوسرے اجزاء ایک خاص شکل میں نہ جوڑ دیے جائیں۔

حدیث نمبر 5: ﴿حدثنا عمرو بن عثمان ثنا اسماعیل بن عیاش ثنا شرحبیل بن مسلم ومحمد بن زیاد قالا سمعنا ابا امامة یقول سمعت رسول اللہ ﷺ یقول : انه لا نبی بعدی ولا امة بعدکم ..... الى آخر الحدیث﴾ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ اے لوگو! میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں۔ (کتاب السنة للحافظ ابی بکر عمرو بن ابی عاصم، حدیث نمبر 1061)۔ اس حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ نے دو باتیں فرمائیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں، اس سے واضح ہو گیا کہ اگر کوئی ظلی بروزی امت محمدیہ نہیں ہو سکتی تو ظلی بروزی نبی بھی نہیں ہو سکتا۔

## ماہنامہ ”نقیب ختم نبوت“ ملتان

## مطالعہ قادیانیت

اس حدیث کی سند پوری ہم نے اس لئے نقل کی ہے کہ اس میں موجود ایک راوی شریح بن مسلم پر اعتراض کیا گیا ہے کہ وہ ضعیف ہے، لیکن آپ نے دیکھا کہ شریح کے ساتھ محمد بن زیاد نے بھی حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث روایت کی ہے اور محمد بن زیاد (جو کہ محمد بن زیاد الألهانی الحمصی ہیں) ثقہ ہیں اور صحیح بخاری کے راوی ہیں، لہذا شریح بن مسلم کا ضعف مضرب نہیں۔

حدیث نمبر 6: ﴿عن ابی امامة الباهلی رضی اللہ عنہ قال: قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ان اللہ لم یبعث نبیاً الا حذر امته الدجال وانى آخر الانبیاء وانتم آخر الامم وهو خارج فیکم لا محالة..... الى آخر الحدیث﴾ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ نے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا جس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو، بے شک میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو اور وہ (دجال) تمہارے اندر خروج ضرور خروج کرے گا۔ (المستدرک للحاکم، حدیث نمبر 8620) امام حاکم نے اس روایت کے بارے میں فرمایا ﴿هذا حدیث صحیح علی شرط مسلم﴾ یہ حدیث امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے، امام ذہبی نے بھی تلخیص المتمدن رک میں اسے امام مسلم کی شرط کے مطابق لکھا ہے۔

حدیث نمبر 7: ﴿عن انس رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی..... الى آخر الحدیث﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: بے شک رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی لہذا میرے بعد نہ اب کوئی رسول ہوگا اور نہ کوئی نبی۔ (المستدرک للحاکم، حدیث نمبر 8178)

یہی روایت ان کتابوں میں بھی ہے، سنن ترمذی: حدیث نمبر 2272، مسند احمد: حدیث نمبر 13824، الاحادیث المختارة للامام ضیاء الدین محمد بن عبد الواحد المقدسی: حدیث نمبر 2645)۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے ﴿صحیح﴾ کہا ہے، امام حاکم نے ﴿امام مسلم کی شرط پر صحیح﴾ کہا ہے اور امام ذہبی نے تلخیص المستدرک میں انکی موافقت کی ہے۔ اسکے تمام راوی ثقہ ہیں کوئی راوی ضعیف نہیں، یہ حدیث نص صریح ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا اور کسی کو نبوت نہیں مل سکتی۔

اس روایت کے راویوں کے بارے میں مرزائی پاکٹ بک میں ایک سفید جھوٹ بولا گیا ہے کہ اسکے چار راوی ضعیف ہیں اور پھر انتہائی دجل و فریب کے ساتھ چند کتب اسماء الرجال سے کچھ الفاظ کاٹ کر مبہم انداز میں پیش کر کے دھوکہ دیا گیا ہے، اور جن ائمہ جرح و تعدیل نے صریح الفاظ میں انکو ثقہ لکھا ہے انکا ذکر جان بوجھ کر نہیں کیا گیا، بلکہ ترمذی میں اس روایت کے پہلے راوی حسن بن محمد زعفرانی کے بارے میں تو مرزائی پاکٹ بک کے مصنف نے انتہائی بے شرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے انہیں ضعیف ثابت کرنے کے لئے انکے نام ایک دوسرے راوی حسن بن محمد بن عمر ابوعلی الوشاء کا ترجمہ نقل کر کے دھوکہ دیا ہے کہ یہ حسن بن محمد الزعفرانی کا ترجمہ ہے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اس روایت کے کسی راوی کو جرح و تعدیل کے کسی امام نے ضعیف نہیں لکھا۔ اور امام ترمذی، امام حاکم، امام ذہبی جیسے ائمہ حدیث نے اس روایت کو صحیح کہا ہے

## ماہنامہ ”نقیب ختم نبوت“ ملتان

## مطالعہ قادیانیت

حدیث نمبر 8: ﴿عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت : قال رسول اللہ ﷺ : انا خاتم الانبیاء و مسجدي خاتم مساجد الانبیاء﴾ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: میں خاتم الانبیاء ہوں اور میری مسجد انبیاء کی مسجدوں میں آخری مسجد ہے۔ (مشیر الغرام الساکن الی اشرف الاماکن للامام ابو الفرج عبد الرحمن ابن الجوزی، صفحہ 465، طبع دار الحدیث، القاہرہ)، اسی روایت کو حافظ دیلمی نے فردوس الاخبار میں روایت کیا ہے حدیث نمبر 115، اور حافظ جمال الدین الحمزی نے تہذیب الکمال میں پوری سند کے ساتھ بیان کیا ہے ملاحظہ ہو تہذیب الکمال فی اسماء الرجال، جلد 8 صفحہ 450 طبع مؤسسۃ الرسالۃ)۔ اس روایت میں نبی کریم ﷺ نے مسجد نبوی کو انبیاء کی مسجدوں میں آخری مسجد فرمایا اور اسی طرح اپنے آپ کو خاتم الانبیاء فرمایا۔ اگر آپ ﷺ کے بعد بھی کسی نے نبی بنا ہوتا تو اسکی بھی کوئی مسجد ہوتی، لیکن نبی کریم ﷺ نے اپنی مسجد کو انبیاء کی آخری مسجد فرما کر بتا دیا کہ آپ نہ کوئی نبی بنے گا اور نہ اسکی کوئی مسجد ہوگی۔



**HARIS**  
①

ڈاؤلینس ریفریجریٹر  
اے سی سپلٹ یونٹ  
کے بااختیار ڈیلر

**حارثون**

**Dawlance**

061-4573511  
0333-6126856

نزد الفلاح بینک، حسین آگاہی روڈ، ملتان

## قارئین متوجہ ہوں!

سالانہ چندہ ختم ہونے اور مدّت خریداری کی اطلاع قارئین کی سہولت کے لیے لفافے پر پتے کے اوپر درج کردی گئی ہے۔ جن قارئین کا زرتعاون مئی ۲۰۱۴ء میں ختم ہو چکا ہے انھیں جون ۲۰۱۴ء کا شمارہ ارسال کیا جا رہا ہے۔ براہ کرم سالانہ زرتعاون -/200 روپے ارسال فرما کر نئے سال کے لیے تجدید کرائیں۔ یہ رقم بذریعہ منی آرڈر -/200 روپے یا درج ذیل موبائل نمبر 0300-6326621 پر 270/- روپے ایزی لوڈ کے ذریعے بھی بھیجی جاسکتی ہے۔ (سرکولیشن منیجر)

”نقیب ختم نبوت“ کی ترسیل، شکایات اور دیگر معلومات کے لیے رابطہ نمبر: 0300-7345095